نظریۂ معرفتِ مہدی

(سید اُبواُلاعلیٰ مودودی صاحب کاامام مہدی کے بارے میں نظریۂ عدمِ معرفت کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

ڈاکٹر مفتی ثناءاللہ

دارالافتاءدارالعلوم الرحمانیہ، مردان

ناشر: دارالافتاءدارالعلوم الرحمانیہ، مردان

فہرست مضامین

تمہید: امام مہدی کے ظہور اور تطبیقی انداز میں اس موضوع پر لکھنے والوں کے لیے بھی تکوینی اور تشریعی ہونے کا مسئلہ اور معرفت وعدم معرفت کا مسئلہ کسی معمے سے کم نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک بیعت سے پہلے ان کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہوگا، تو اس موضوع میں تحقیق کرنے والوں کے نزدیک بھی صرف احادیث مبارکہ کو نقل کرنا اور اقوال بیان کرنا اس موضوع کا اہم عنصر رہ گیا ہے اور وجہ یہی ہے کہ تطبیق کرنے کی صورت میں بات یہاں جا کر اٹکتی ہے کہ امام مہدی کو اور لوگوں کو پہلے سے پتہ نہیں ہوگا، لہذا تطبیق کی بھی ضرورت نہیں۔

خدائی نظام اور فطری قوانین نہ تو کسی معاشرے کے اغلاط کے ماتحت ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی ملک کے جغرافیائی اور سیاسی ادوار کے نشیب وفراز کے تابع ہوتے ہیں۔ جب بھی اللہ تعالیٰ چاہیں گے، توامام مہدی کی بیعت سے پہلے علمائے کرام کو اس بارے میں متوجہ فرمائیں گے اور وہ امام مہدی سے متعلق موضوع کی دعوت دیں گے اور لوگ نصرتِ مہدی کے لیے علمائے کرام کے ہاتھوں بیعت کرکے امام مہدی کی تلاش میں نکلیں گے، اور امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرکے عالمی خلافت کے قیام کو یقینی بنائیں گے۔ مگر ہم اور ہمارے مکتبِ فکر کا اس موضوع سے غایت درجہ ربط اور ہمارے اکابر کا امام مہدی کے ظہور سے پہلے مکہ اور مدینہ ہجرت سے ہم نے کیا سبق سیکھا!!!

کیا دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم شاہ رفیع الدین کی فکر۔۔۔ کیا امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت اس وجہ سے نہیں تھا۔ مگر ہم اس موضوع سے کیوں دور بھاگ رہے ہیں!!! ہم امت کو کیا تاثر دے رہے ہیں۔

جب کہ عالمی منظر نامے پر وقوع پذیر حالات اور تیزی سے بدلتے خدوخال، موسمی تبدیلیاں اور ہر گھر، ہر معاشرے، ہر فرقے، ہر دینی مدرسہ ومسجد سے لے کر جہاد کا میدان ہوں یا سیاست کا ڈگر۔۔ ہر طرف اختلافات ہی اختلافات ہیں، جو اس حدیث میں غور کا درس دے رہے ہیں۔ابشرکم بالمهدی یبعث علی اختلاف من الناس وزلازل واضح رہے عراق پر پابندی کے بعد وہاں پر مسلط جنگ، شام کی بگڑتی صورت حال اور فلسطین میں یہودیوں کا اجتماع کیا ظہورِ مہدی کے موضوع میں غور وفکر کی طرف ہمیں نہیں دعوت دے رہا؟

ہاں دے رہا ہے، مگر سب سے بڑا مانع یہی ہے کہ مہدی تو اچانک ظاہر ہوگا اور بیعت سے پہلے نہ تو خود مہدی کو اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کے بارے میں علم نہیں ہوگا۔اور نہ ہی بیعت کے بعد خود انہیں اور نہ لوگوں کو علم ہوگا۔اس لیے عافیت اسی میں سمجھی جاتی ہے کہ اس کو موضوع کو ہاتھ ہی نہ لگائی جائے۔

حالانکہ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے، یعنی خود امام مہدی کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی، بیعت سے پہلے اور بیعت کے بعد مہدی ہونے کا علم ہوگا، اور یہ بات اتنی کثرت سے کی گئی، کہ اب اس کا انکار کرنا گویا کہ نصِ قرآن وحدیث سے انکار متصور کیا جاتا ہے۔

آئندہ سطور میں قرآن وسنت کے نصوص کی روشنی میں اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا نظریہ عدم معرفتِ مہدی

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب امام مہدی کے بارے میں لکھتے ہیں:

مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے کچھ بہت مختلف ہوگا کہ اس کی علامتوں سے اسے تاڑ لیا جائے، نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شاید اسے خود بھی اپنے مہدئ موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہوگا کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاج النبوۃ پر قائم کرنے والا جس کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا، جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں، نبی کے سوا کسی کا یہ منصب نہیں ہے کہ دعوے سے کام کا آغاز کرے اور نہ نبی کے سوا کسی کو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس خدمت پر مامور ہوا ہے۔ مہدویت دعویٰ کرنے کی چیز نہیں، کر کے دکھا جانے کی چیز ہے۔ اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں اور جو ان ایمان لاتے ہیں، میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں۔

[تجدید واحیائے دین، ص ۴۱]

مذکورہ بالا کلام میں سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے چند دعوی کیے:

۱۔ امام مہدی کو شاید اپنے مہدئ موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی۔

۲۔ موت کے بعد ان کے کارناموں سے لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم ہو جائے گا۔

۳۔ مہدی ہونے کا یقینی علم کسی کو ممکن نہیں، یعنی نہ خود امام مہدی کو اور نہ لوگوں کو اپنے بارے میں مہدی ہونے کا علم یقینی طور پر ہوگا، نہ بیعت سے پہلے اور نہ بیعت کے بعد۔

مذکورہ بالا ان تینوں دعوؤں کا حاصل یہ ہے کہ امام مہدی کے بارے میں

نہ تو بیعت سے پہلے اپنے مہدی ہونے کا علم ہوگا اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کے بارے میں علم ہوگا۔ اسی طرح بیعت کے بعد بھی امام مہدی کو اپنے مہدی

ہونے اور لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوگا، بلکہ جب وہ وفات پا جائیں گے، تو ان کے کارناموں کی وجہ سے لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا پتہ چل جائے گا۔

امام مہدی کے بارے میں بیعت سے پہلے علم قطعی ہوگا یا ظنی اور سید اَبوالاَعلیٰ مودودی کا نظریہ:

تمہید: سید اَبو الاَعلی مودودی صاحب نے امام مہدی کے بارے میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں مرتبے کا معلوم ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا بیعت سے پہلے مہدی کے بارے میں یہ خود اس کا یا دوسروں کا اس کو مہدی کہنا درست نہیں۔

یہ بات تو درست ہے کہ یقینی طور پر بیعت سے پہلے امام مہدی کے بارے میں مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا یا دوسرے لوگوں کو اس کے بارے میں مہدی کہنا درست نہیں۔
لیکن کیا بیعت سے پہلے غیر قطعی، غیر یقینی محض ظنی طور پر علامات کی وجہ سے کہنا کہ یہ مہدی ہو سکتا ہے یہ کہنا درست معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل کے کلام عقلی نقلی دلائل سے اس دعویٰ کو ثابت کریں گے:

بیعت سے پہلے علم قطعی یا ظنی؟

امام مہدی کے بارے میں خود ان کو مہدی ہونے کا علم یا دوسرے لوگوں کو ان کے بارے میں مہدی ہونے کا علم یہ یقینی اور قطعی ہوگا یا پھر ظنی اور محتمل خطا ہوگا؟
مندرجہ ذیل دلائل کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ امام مہدی کو خود اور دوسرے لوگوں کو مہدی ہونے کے بارے میں جو علم ہوگا وہ قطعی نہیں ہوگا، یعنی اس میں یہ احتمال

ہو سکتا ہے کہ یہ شخص مہدی بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مہدی نہ ہو بلکہ کوئی دوسری شخصیت امام مہدی ہو۔

۱۔اس کی دلیل بیعتِ مہدی سے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی وہ روایت ہے، جس میں امام مہدی سے بیعت لینے کے لیے علمائے کرام ان کے پاس بیعت کی درخواست کریں گے، مگر وہ کہیں گے کہ میں تو ان کے انصار میں سے ہوں اور یہ کہہ کر مدینہ منورہ جائیں گے اس طرح ہر بار انکار کی وجہ یہ ہو گی کہ نہ تو علمائے کرام کو قطعی علم ہو گا اور نہ ہی امام مہدی کو خود اپنے بارے میں قطعی یقین ہو گا۔ ۲۔کسی چیز کے بارے میں قطعی علم ہونا اور یقین کے درجے تک پہنچ جانا قرآن اور سنت کے ذریعے سے ہی ہو سکتی ہے، چونکہ وحی کا سلسلہ خاتم الرسل ﷺ کے بعد ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے، لہذا کسی شخصیت کے بارے میں قطعی علم ہونا ناممکن ہے، جبکہ الہام، خواب یا کشف سے کسی کی خلافت متعین نہیں ہو سکتی، بلکہ اس کے لیے باقاعدہ شرعی طور پر اہلِ حِل و عقد کا متفق ہونا ضروری ہے۔

۲۔اسی طرح اگر یہ کہا جائے کہ امام مہدی کو خود اپنے بارے میں یا دوسرے لوگوں کو قطعی طور پر کسی شخصیت کے بارے میں مہدی ہونے کا علم ہو گا اور وہ شخصیت فوت ہو گیا، تو کیا امام مہدی اب دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ وہ شخصیت جب نہ رہا تو اب امام مہدی بھی نہیں آئیں گے، اور وہ تو یقینی تھے، لہذا ظہورِ مہدی اور پوری دنیا پر خلافت کا قیام سے متعلق احادیث درست ثابت نہ ہوئیں اور چونکہ احادیث کا درست نہ ہونا غلط ہے لہذا یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں شخصیت قطعی طور پر ہی امام مہدی ہے، یہ بھی درست نہیں۔

ہاں البتہ یہ کہنا کہ فلاں شخصیت میں علاماتِ شخصیہ مکمل طور پر پائی جاتی ہیں اور اس زمانے میں علاماتِ زمانیہ، علاماتِ کونیہ و مکانیہ اور علاماتِ سیاسیہ و شرعیہ بھی مکمل ہیں لہذا میرے

گمان یاغالب گمان کے مطابق یہ شخص مہدی ہو سکتا ہے یہ بات درست ہے۔ لیکن یہ بات ضروری ہے کہ صرف زبان سے یہ کہنانہ ہو، بلکہ عمل سے بھی یہی ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ فلاں شخص مہدی ہو سکتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ وہی مہدی ہو، شاید بیعت کے وقت دوسرا شخص آجائے۔

۳۔ علمی انداز میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ علامات کی روشنی میں کسی شخصیت کے بارے میں تقدیری طور پر مہدی ہونے کے بارے میں یقین تو کیا جا سکتا ہے، لیکن علامات کی وجہ سے کسی شخصیت کے بارے میں مہدی ہونے سے متعلق تحقیقی اور قطعی طور پر مہدی نہیں کہہ سکتے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی سکول یا مدرسہ میں تمام اساتذہ اور طالب علموں کو علم ہے کہ فلاں درسگاہ یا کلاس میں عرفان نامی طالب علم جو سفیان کا بیٹا ہے وہ اس سال اول پوزیشن حاصل کرے گا، کیونکہ گذشتہ دس سال سے وہی پوزیشن لیتا رہتا ہے اور وہی سب سے محنتی طالب علم ہے اور درس گاہ و کلاس میں پرچے بھی صرف اسی نے مکمل طور پر پورے اور صحیح لکھے ہیں، اس وجہ سے سکول یا مدرسہ کے سب طالب علموں، گھر کے افراد اور اساتذہ کو اس طالب علم کے پوزیشن لینے کے بارے میں یقین ہے، لیکن جب تک نتیجہ نہیں سنایا گیا اس وقت تک یہ یقین فائدہ مند نہیں۔

کیونکہ یہ احتمال بھی ہے کہ عرفان کا اول پوزیشن نہ ہو کسی دوسرے طالب علم کا ہو، لیکن کسی شخص کے بارے میں سب لوگوں کا گمان غلط ہونا بہت کم ہی ہوتا ہے، لیکن قطعی طور پر اول پوزیشن کا اعلان.... تب ہو گا، جب پتہ چلے گا کہ عرفان نے پوزیشن کی ہے۔

یہی صورت حال امام مہدی کا بھی ہو گا یعنی اگرچہ خود اسے یا دوسرے لوگوں کو مہدی ہونے کے بارے میں علم ہو گا لیکن جب تک باقاعدہ بیعت نہ ہو چکا اس وقت تک کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص قطعی طور پر مہدی ہے۔

واضح رہے کہ آنے والی تحقیقات کا تعلق اگرچہ امام مہدی کے بارے میں لوگوں کا علم یا خود مہدی کو اپنے بارے میں علم ہونے سے متعلق ہے لیکن اس سے مراد تحقیقی علم نہیں، بلکہ تقدیری علم ہے۔

دوسرا دعویٰ: بعد از بیعت عدمِ معرفت مہدی کا نظریہ اور سید اَبو الاَعلیٰ مودودی

جناب مودودی صاحب نے دوسرا دعویٰ یہ کیا ہے کہ امام مہدی کو بیعت کے بعد بھی اپنے بارے میں مہدی ہونے کا علم نہیں ہوگا اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو اس کے مہدی ہونے کے بارے میں علم ہوگا، بلکہ جب امام مہدی مر جائیں گے اور لوگ ان کارنامے شمار کریں گے، تب ان کو پتہ چلے گا کہ یہ تو امام مہدی تھا۔

اس دعویٰ کی وضاحت کے لیے عرض یہ ہے کہ صراحت کے ساتھ احادیث مذکور ہیں کہ امام مہدی خود بھی اپنی حقیقت سے آگاہ ہوں گے، بلکہ معاصرین بھی انہیں پہچانیں گے، ذیل میں ہم اپنے اس دعویٰ کے لیے بطورِ دلیل چند احادیث ذکر کرتے ہیں:

۱۔عن محمد بن الحنفية، قال: كنا عند علي رضي الله عنه، فسأله رجل عن المهدي، فقال علي رضي الله عنه: هيهات، ثم عقد بيده سبعا، فقال: " ذاك يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله الله قتل، فيجمع الله تعالى له قوما قزعا كقزع السحاب، يؤلف الله بين قلوبهم لا يستوحشون إلى أحد، ولا يفرحون بأحد، يدخل فيهم على عدة أصحاب بدر، لم يسبقهم الأولون ولا يدركهم الآخرون، وعلى عدد أصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر، قال أبو الطفيل: قال ابن الحنفية: أتريده؟ قلت: «نعم» ، قال: إنه يخرج من بين هذين

الخشبتين، قلت: «لا جرم والله لا أريهما حتى أموت» ، فمات بها يعني مكة حرسها الله تعالى «هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه» [المستدرک، رقم: ۸۶۵۹، ج۴ ص۵۹۶]

ترجمہ: حضرت ابوالطفیلؓ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علیؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے اس سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بر بنائے لطف فرمایا: دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرامؓ) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص و جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا، حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا اس پر ابوالطفیل نے فرمایا: بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔

۲۔ عن أم سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"يكون اختلاف عند موت خليفة، فيخرج رجل من قريش من أهل المدينة إلى مكة، فيأتيه ناس من أهل مكة، فيخرجونه وهو كاره، فيبايعونه بين الركن والمقام، فيبعثون إليه جيشا من أهل الشام، فإذا كانوا بالبيداء، خسف بهم، فإذا بلغ الناس ذلك أتاه "أبدال" أهل الشام وعصابة أهل العراق، فيبااهل اااايعونه، وفي مسند أحمد ثم ينشأ رجل من قريش أخواله كلب، فيبعث إليه المكي بعثا، فيظهرون عليهم، [1] وفي المستدرك للحاكم عن أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعا:المحروم من حرم غنيمة كلب.[2]

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ خلیفہ کے موت کے وقت اختلاف ہوگا۔اس دوران مدینہ سے ایک قریشی آدمی مکہ آئے گا۔ تواس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ جمع ہوجائیں گے، لوگوں کے اصرار پر نہ چاہتے ہوئے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرے گااس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجاجائے گاجو مدینہ کے قریب بیداء نامی جگہ میں دھنسادیا جائے گا۔خسف کی یہ خبر جب عام لوگوں تک پہنچ جائے گی تولوگ جوق درجوق ان سے

---

[1] مسند احمد، مسند ام سلمة، رقم: ۲۶۶۸۹، ج۴۴ص۲۸۶۔المعجم الکبیر للطبرانی، مجاہد عن ام سلمہؓ، رقم: ۹۳۱، ج۲۳ص ۳۹۰۔ علامہ ہیثمیؒ اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: اس روایت کاایک حصہ بخاری ومسلم کی صحیح سند سے ثابت ہے، مگر بعد کا حصہ معجم طبرانی کی اوسط اور کبیر عمران القطان کی سند سے مروی ہے، جس کی توثیق ابن حبان نے کی ہے۔ مجمع الزوائد، باب ماجاء فی المہدی، رقم: ۱۲۳۹۴، ج۷ص ۳۱۴۔

[2] المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الفتن والملاحم، رقم: ۸۳۲۹، ج۴ص۸۷۴۔امام حاکم کی طرح امام ذہبی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہاہے،اس سند میں ابن لہیعہ نہیں،اگرچہ مسند احمد کی روایت میں ابن لہیعہ کی وجہ سے علامہ ہیثمیؒ نے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیاہے۔ مجمع الزوائد، باب ما جاء فی المہدی، رقم: ۱۲۳۹۴، ج۷ ص۳۱۴۔

بیعت کے لیے آئیں گے۔ شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء بھی بیعت کے لیے تشریف لائیں گے [1] جبکہ مسند احمد کی روایت میں اس کے بعد یہ بھی اضافہ ہے کہ قریش ہی کا ایک آدمی جس کے ماموں زاد بنو کلب سے ہوں گے اس کے خلاف مہدی ایک لشکر بھیجے گا اور وہ لشکر ان پر فتح یاب ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: اس آدمی کے لیے ناکامی اور افسوس کی بات ہے جس کو بنو کلب کی غنیمت میں سے حصہ نہ ملے۔

۳۔فيجئ إليه الرجل فيقول يا مهدي اعطني اعطني، قال: فيحثى له في ثوبه ما استطاع أن يحمله.

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دور میں ایک شخص امام کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے مال عطا کیجئے، مجھے مال عطا کیجئے، تو وہ اس کو اتنی دولت سے لاد دیں گے، جتنی اس میں اٹھانے کی طاقت ہوگی۔

۴۔عن رسول الله ﷺ يقول لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق، ظاهرين إلى يوم القيامة، قال فينزل عيسى بن مريم عليه السلام، فيقول أميرهم تعال صل لنا، فيقول: لا، إن بعضكم على بعض أمراء تكرمة الله هذه الأمة. رواه مسلم.

میری امت میں ایک جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی، آخر میں عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے، تو امیر المومنین ان سے درخواست کریں گے کہ آگے تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیے وہ کہیں گے کہ خداداد عزت وفضیلت کی وجہ سے تم ہی ایک دوسرے کے امیر ہو۔

---

[1] صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، تابع کتاب التاریخ، باب اخبارہ ﷺ عما یکون فی امتہ من الفتن والخسف، ج۱۵ص۱۵۹۔

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک امتی کے پیچھے نماز پڑھیں گے، تو اس سے ایسے امیر کا بلند رتبہ معلوم ہوتا ہے اور اس سے اس امام کی خلافت اور اس کی مہدویت کا اعلان مقصود ہے۔

۵۔ عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم: " «أبشركم بالمهدي، يبعث على اختلاف من الناس وزلازل، فيملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما، يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض، يقسم المال صحاحا ". قال له رجل: ما صحاحا؟ قال: " بالسوية بين الناس، ويملأ الله قلوب أمة محمد – صلى الله عليه وسلم – غناء، ويسعهم عدله، حتى يأمر مناديا فينادي فيقول: من له في مال حاجة؟ فما يقوم من الناس إلا رجل واحد فيقول: أنا. فيقول: إئت السدان –يعني الخازن– فقل له: إن المهدي يأمرك أن تعطيني مالا. فيقول له: احث، حتى إذا جعله في حجره وائتزره ندم، فيقول: كنت أجشع أمة محمد – صلى الله عليه وسلم – أو عجز عني ما وسعهم ". قال: " فيرده فلا يقبل منه، فيقال له: إنا لا نأخذ شيئا أعطيناه، فيكون كذلك سبع سنين أو ثمان سنين أو تسع سنين، ثم لا خير في العيش بعده ". أو قال: " ثم لا خير في الحياة بعده» [مجمع الزوائد، رقم: ۱۲۳۹۴، ج۷ ص۳۱۴]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف واضطراب کے بعد زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہو گی زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے وہ

لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ اس کے دور خلافت میں میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہو گا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آجائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہو گا مہدی اس سے کہے گا کہ خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہو گی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی وافی ہے (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے مہدی عدل وانصاف اور داد دہش کے سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہو گی۔

٦-عن أبي هريرة قال: «ذكر رسول الله – صلى الله عليه وسلم – المهدي فقال: " إن قصر فسبع وإلا فثمان وإلا فتسع، وليملأن الأرض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما»[مجمع الزوائد، رقم: ١٢٤٠٢، ج٧ ص٣١٦]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہو گی ورنہ آٹھ یا نو سال ہو گی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح سے اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہو گی۔

۷۔عن جابر قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم: " «يكون في أمتي خليفة يحثو المال في الناس حثيا لا يعده عدا ". ثم قال: " والذي نفسي بيده ليعودن» ".[مجمع الزوائد، رقم:۱۲۴۰۳،ج۷ص۳۱۶]

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہو گا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا(یعنی سخاوت اور دریادلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا)اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور لوٹے گا(یعنی امر اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔

۸۔عن أبي هريرة عن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: "«يكون في أمتي المهدي، إن قصر فسبع وإلا فثمان وإلا فتسع، تنعم أمتي فيها نعمة لم ينعموا مثلها، يرسل السماء عليهم مدرارا، ولا تدخر الأرض شيئا من النبات، والمال كدوس، يقوم الرجل يقول: يا مهدي، أعطني، فيقول: خذ»"[مجمع الزوائد، رقم:۱۲۴۱۰،ج۷ص۳۱۷]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک شخص مہدی ہو گا(اس کی مدت خلافت)اگر کم ہوئی تو سات سال ہو گی ورنہ

آٹھ یا نو سال ہو گی میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہو گی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہو گی آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہو گی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی ایک شخص کھڑا ہوا مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔

ان روایات سے چند باتوں کا پتہ چلتا ہے:

ا۔ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھلا ظہور ہو گا اور اس مرحلے میں بیعت کنندگان کی تعداد ۳۱۳ ہو گی۔

۲۔ شام کی طرف سے مکہ پر حملہ آور لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو امامت کے لیے آگے کریں گے۔

۴۔ ان کے آنے کے بعد ظلم و جبر کا خاتمہ ہو گا اور دنیا میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو گا۔

۵۔ معاصرین انہیں اور وہ خود اپنے آپ کو مہدی کہیں گے۔

گذشتہ دلائل کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوئی کہ مہدی اپنی حقیقت سے خود آگاہ ہوں گے اور ان کے معاصرین ورفقاء بھی انہیں پہچانیں گے۔

معرفتِ مہدی عقلی دلائل کی روشنی میں

ا۔ اس بات کے ماننے سے کوئی کتنا ہی منکر ہو، لیکن نقل اور عقل رکھنے والا شخص اس نظریئے کو تسلیم کرے گا کہ امام مہدی کے کرامات، فتوحات اور سارے عالم میں اسلام کے غلبے سے مہدی کی گونج ہو گی۔ اور دنیا کا ہر کونا ان کو پہچان لے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے امام مہدی کی شخصیت یعنی، پیدائشی، اخلاقی، سیرت

وصورت، کردار وگفتار، وطن پیدائش اور وطن ہجرت ووطنِ جہاد وغیرہ دیگر امور کے خدوخال احادیث میں نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ اس دور کے کارنامے بیان کیے ہیں۔

۲۔امتِ مسلمہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ دین کے ہر میدان میں، ہر دور میں جس شخصیت نے بھی جو کارنامہ سرانجام دیا، اسے خود بھی، اور اہلِ زمانہ نے بھی پہچان لیا ہے۔ تو مجددِ کامل بلکہ خاتمۃ المجددین والأولیاء کو کیوں اپنی حقیقت کے بارے میں اور لوگوں کو اس کے بارے میں علم نہیں ہوگا؟ یہ بات بعید از فہم ہے۔

۳۔جو مجدد پوری دنیا میں اسلام کے درست مفاہیم اور عملی جامہ میں نفاذ کا وہی منظر جو دورِ خلفائے راشدین میں تھا، دوبارہ لائے گا، تو ایسا ماہر نفسیات وحربیات کیوں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوگا؟ یقینا دنیا انہیں جانے گی۔

۴۔ہر شخص کو اپنا نام ونسب، وطن، اپنے علمی اور عملی امور کے بارے میں علم ہوتا ہے اور گردوپیش کے لوگوں کو بھی ان کے بارے میں علم ہوتا ہے۔ایسا تو ممکن نہیں کہ کسی کو اپنا نام ونسب اور علمی وعملی سرگرمیاں معلوم نہ ہو۔ تو جب ایک شخصیت مجدد ہوں گے تو کیا اس کو امام مہدی کے نام ونسب اور کارناموں اور ان سب کو اپنے اندر موجود پاتے ہوئے معلوم نہیں ہوگا؟ جب کہ احادیث میں اس بارے کافی امور موجود ہے، تو دوسرے لوگوں کو بھی اس بارے میں
یقینا علم ہوگا۔

۵۔ان سب امور سے معلوم ہوا کہ یہ سب امام غائب کے نظریے سے متاثر امور لگ رہے ہیں۔ یا پھر لوگوں کو جھوٹے مہدویوں کے فتنوں سے بچانے کے لیے اصل

مہدی کے لیے اتنی کڑی شرائط لگادیئے کہ اس پر خود مہدیٔ حقیقی کو بھی پورا اترنا ممکن نہیں۔

تیسرا دعویٰ: بیعت سے پہلے عدم معرفتِ مہدی کا نظریہ اور سید اُبوالأعلی مودودی صاحب:

تمہید: کیاامام مہدی کو بیعت سے پہلے اپنے بارے میں پتہ ہو گا یا نہیں؟اس بارے میں دونوں جانب اہل علم کے دلائل موجود ہیں،اس وجہ سے کسی ایک فریق کو اپنے اجتہادی آراء کی وجہ سے دوسرے فریق پر اپنی رائے کو لازم قرار دینادرست معلوم نہیں ہوتا۔تاہم ہر جانب کو دوسرے کے دلائل دیکھنا، سنتااور شرعی حدود میں بحث کرنا نہ صرف ضروری، بلکہ اس موضوع میں قدم رکھنے کے لیے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

واضح رہے کہ حضرات اہل السنۃ والجماعت کے نزدیک امام مہدی علیہ الرضوان نہ تو معصوم ہے اور نہ ہی خلفاء راشدینؓ سے افضل۔بلکہ ان کی حیثیت محض ایک مجدد اور مجتہد کی ہو گی، جس طرح فقہائے اربعہ، محدثین عظام اور دور نبوی سے اب تک آنے والے ہر دینی میدان میں کارنامے کرنے والے حضرات کی طرح ایک مجدد ہوں گے۔

لیکن ان کے تجدیدِ دین کے کارنامے دیگر امت کی طرح جزوی نہیں ہوں گے، بلکہ امام مہدی علیہ الرضوان ان تمام کارناموں کا مجموعہ ہوں گے۔

بیعت سے پہلے امام مہدی کو اپنے بارے میں علم اور دوسرے لوگوں کو ان کے بارے میں علم ہو گا یا نہیں؟اس کے لیے سیرت نبوی کی روشنی میں یہ بات معلوم کرنا ضروری ہے کہ کیا آپ ﷺ کو اپنے نبی ہونے کا علم تھا یا نہیں ؟اور اسی طرح دوسرے لوگوں کو اس بارے میں علم تھا یا نہیں؟آئندہ سطور میں اس سے متعلق امور پر تفصیلی گفتگو ہو گی۔

بنیادی غلطی: ا۔ چونکہ شیعہ حضرات کے نزدیک چونکہ امام مہدی متعین ہے کیونکہ ان کے خیال میں امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور وہ ایک غار میں اصحابِ کہف کی طرح چھپے ہیں اور ان کے ہاں ایک دوسرے نظریے کے مطابق دنیا بھر میں حضرت خضر علیہ السلام کی طرح امام مہدی ہر وقت ہوتے ہیں۔ لہذا ان کے نظریے کے مطابق خود امام مہدی کو بھی اپنا مہدی ہونا معلوم ہے اور ان کے پیروکاروں کو بھی معلوم ہے۔

اس بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کے مطابق امام مہدی پہلے سے پیدا نہیں ہوئے، بلکہ آخری زمانے میں پیدا ہوں گے تو وہ متعین بھی نہیں۔

لیکن آگے جا کر بعض حضرات نے شاید شیعوں کے مخالفت یا دن بدن رونما ہونے والے فتنوں کے سد باب کے طور پر یہ کہہ دیا کہ امام مہدی چونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق پہلے سے پیدا ہو کر غار میں نہیں ہے اس وجہ سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے لوگوں کو ان کی شخصیت کا پتہ نہیں ہوگا، بلکہ امام مہدی کو خود بھی اس بارے میں علم نہیں ہوگا۔

۲۔ عوام وخواص کے نزدیک چونکہ امام مہدی کے بارے میں ہر زمانے میں جھوٹے مدعیانِ مہدویت اٹھتے رہتے ہیں اور ان کے پیچھے لوگ چلتے ہیں اس وجہ سے خود مدعی بھی اور ان کے پیروکار بھی کئی خلافِ شریعت امور کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا نظریہ یہ بنا کہ امام مہدی کو نہ تو خود اپنے بارے میں علم ہوگا اور نہ ہی دوسرے لوگوں کو اس بارے میں پتہ ہوگا کہ فلاں امام مہدی ہے؟

تبصرہ: شیعہ حضرات کی مخالفت سے بچنے کے لیے شاید ہمارے بعض اہل السنۃ حضرات نے ذرائع کے طور پر یہ عقیدہ بنایا گیا کہ امام مہدی متعین نہیں، لہذا نہ تو خود مہدی کو اور نہ لوگوں کو اس کے مہدی ہونے کے بارے میں پہلے سے علم ہوگا۔ لیکن

مخالفت سے بچتے بچتے موافقت کی گئی۔ چنانچہ شیعہ عقیدہ کے مطابق امام غائب ہے اس وجہ سے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور عدمِ معرفت کا یہ عقیدہ بھی یہی بتاتا ہے کہ امام مہدی لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے، مگر یہاں غائب ہونے کی بات میں ذرا اور بھی سختی ہے، کہ لوگوں کی نظروں سے بھی غائب ہے کہ خود اپنے آپ کے بارے میں بھی علم نہیں، بلکہ راتوں رات مہدویت کے مراتب ملیں گے۔ تو جس طرح امام غائب کے نظریے میں مہدی اچانک کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہوگا اور اچانک ظاہر ہوگا ایسے ہی ہمارے ہاں بھی یہی عقیدہ بنوایا گیا ہے کہ امام مہدی پہلے سے لوگوں کو معلوم نہیں ہوں گے اور اگر کہیں یہ شخصیت بیعت سے پہلے معلوم ہوئی، تو اس سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے اور ممکن ہے کہ یہ جھوٹا شخص ہو اور خود یا دوسروں کے ذریعے اپنی ترویج کر رہا ہے۔ اس وجہ سے فتنے سے بچنے کے لیے اصل کام کو ہی چھوڑا گیا اور اس کی وجہ یہی ٹھہرئی کہ چونکہ امام مہدی کو اپنے بارے میں علم نہیں اور لوگوں کو بھی علم، لہذا اس فقہ المہدویات میں تلاشِ مہدی کے باب کو ہی بند کرنا چاہیے۔

بیعت سے پہلے عدمِ معرفتِ مہدی کا نظریہ اور سید اُبوالاُعلی مودودی:

حضراتِ اہل السنۃ کا اس پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کے علاوہ نہ تو کوئی شخصیت معصوم ہے اور نہ ہی ان کے مرتبہ تک کوئی پہنچ سکتا ہے، تاہم اس امت میں وقتاً فوقتاً مجددین آتے رہتے ہیں اور آخری مجدد امام مہدیؓ ہوں گے۔

اور انبیائے کرامؑ کے بارے میں بعثت سے پہلے انہیں اور گرد و پیش کے بعض افراد کو ان کی نمایاں شخصیت اور بعض اوقات نبوت کے بارے میں علم ہوتا ہے، تو جب مرتبے میں بڑے شخصیات کے بارے میں علم ہونا ممکن ہے، تو جن کا مرتبہ مجدد کا ہوگا، تو اس کے

بارے میں پہلے سے علم ہو جانا کوئی بعید نہیں، ذیل میں چند دلائل سے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کریں گے:

ظہورِ مہدی سے پہلے مہدی ہونے کا علم اور لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلنا:

نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے پہلے واقعہ فیل کا ہونا، ولادت کے وقت کسریٰ کے گھر میں جلائے ہوئے کا آگ بجھنا، [دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصبہانی، ج۱ص۱۳۸] یہودیوں کا شام سے مدینہ کی طرف اسی غرض کے لیے ہجرت کرنا، بعثت سے پہلے نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعائیں مانگنا اور مشرکینِ عرب کو یہ کہنا کہ عنقریب اس زمین میں ایک پیغمبر تشریف لائیں گے، جن کے ساتھ مل کر ہم تمہیں ختم کریں گے، چنانچہ یہودیوں کو آپ ﷺ کے علاماتِ شخصیہ کا اسی طرح علم تھا، جیسے کہ باپ کو اپنے بیٹے کے بارے میں علم ہوتا ہے اور یہ علم انہیں نبی کریم ﷺ کے نبی ہونے سے پہلے تھا، جیسا کہ فرمایا: یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم۔ ان دلائل اور ان کے علاوہ آنے والے کئی روایات کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دیگر اولوالعزم شخصیات کی طرح امام مہدی کے بارے میں بھی قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور دوسرے تلاش کرنے والوں کو علم ہوگا:

پہلی دلیل: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے اپنی والدہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حاملہ ہونے کے بعد میں نے آسمان سے بلند ہونے والا ایک نور دیکھا تھا جس سے شام کے محلات روشن ہوئے۔ (مسند احمد، مسند الانصار، ۲۲۲۶۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ کو پیدائش سے پہلے ایک ایسے بچے کی ولادت کا اشارۂ ربانی مل رہا تھا، جو دوسرے بچوں سے انوکھا اور دیگر ماؤں سے ان کا معاملہ جداگانہ ہوگا، لہذا اس کی تربیت کے لیے والدہ محترمہ کو بھی الہامی نشانات مل رہے تھے، جن کا تذکرہ آپ ﷺ کے ساتھ اپنی والدہ بچپن میں کیا کرتی تھی۔ چونکہ بچپن میں

آپ علیہ السلام کے ذہن میں اس طرح کے خوابوں کے تذکرے یقیناً نبی کریم علیہ السلام کی تربیت کی روحانی تربیت کا سامان فراہم کرنے کے لیے ہی تھے۔

دوسری دلیل: جیسا کہ موسی علیہ السلام کی والدہ کو موسی علیہ السلام کے پیدائش کے وقت ہی فرمایا: (وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنا دیں گے)۔

اس آیت مبارکہ میں موسی علیہ السلام کی والدہ محترمہ کو الہام کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کی بحفاظت واپسی اور عہد ہر رسالت پر فائز ہونے کا ذکر کیا گیا۔ جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے سے پہلے ان کی نبوت کے بارے میں ان کی والدہ کو بتایا گیا تھا۔ شاید ایسے ہی امام مہدی کی بیعت سے پہلے بھی ان کے مہدی ہونے کے بارے میں ان کے قریبی ساتھیوں اور خاندان کے بعض افراد کو پتا ہوگا۔

تیسری دلیل: ایسے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اپنے بیٹے حضرت اسحق علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی، تو اس کے ساتھ پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی خوشخبری دی گئی اور ان کے رسالت کا بھی پہلے سے آپ علیہ السلام کو خبر دیا گیا۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑی شخصیت کے ظہور سے پہلے ان کے بارے میں قریبی رشتہ داروں اور صاحب بصیرت لوگوں کو ان کی اہمیت اور ان کے عہدے کی نزاکت کے بارے میں بسا اوقات علامات اور کبھی کبھار صراحتاً خبردار کیا جاتا ہے۔ چونکہ امام مہدی علیہ الرضوان بھی انسانیت کی تاریخ میں پوری دنیا پر حکومت کرنے والے اور

اسلام کا جھنڈے شرق وغرب میں لہرانے والے عدل وانصاف کا بول بالا کرنے والے ہوں گے، اس لیے ان کے بارے میں ان کے قریبی رشتہ داروں اور اس زمانے کے صاحب بصیرت لوگوں کوان کی شخصیت کے بارے میں علم ہوگا۔

چوتھی دلیل: ایسے ہی حضرت زکریاعلیہ السلام کو جب یحیٰ علیہ السلام کی بشارت دے دی گئی، تواس کے ساتھ ساتھ ان کی نبوت وولایت اوران کی شانِ امتیازی کے بارے میں بھی پہلے سے خبر دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا: (**أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ** فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض (یعنی عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھے والے اور (خدا کے پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے)

جس طرح اس آیت مبارکہ میں حضرت زکریاعلیہ السلام کو بیٹے حضرت یحیٰ علیہ السلام کی بشارت دے دی گئی ایسے ہی ان کی نبوت اور نبوت کے ساتھ ساتھ اس کی سیادت وملکوتی صفات کی بھی خوشخبری دے دی گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا تائید کرنے والا بھی بتادیا۔ ایسے ہی امام مہدی کے بارے میں نبی کریم علیہ السلام نے امت کے آخری دور میں آنے کی خوشخبری دی اوران کے عدل وانصاف کے نظام اور سخاوت پر مبنی معاملہ کو بھی سراہا، تو جس طرح حضرت یحیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کے باپ کو بیٹے کے نبی ہونے کا علم پہلے سے تھاایسے ہی امام مہدی کے بارے میں بھی مہدی ہونے کا علم بعض افراد کو پہلے سے ہوگا۔

پانچویں دلیل: یہی خبر حضرت مریم علیہا السلام کو بھی ملی اور گود میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی رسالت کا خبر دیا۔ ایسے ہی معاملہ شاید امام مہدی کے بارے میں بھی ان کے اہل وعیال، قریبی دوستوں اور متعلقین کو بھی ہونا کوئی خلافِ دلیل بات نہیں ہوگی۔

چھٹی دلیل: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو قتل کیا اور بعد میں ان کے گرفتاری کی وارنٹ جاری ہوئی تو فرعونی پارلیمنٹ ہی کے ایک آدمی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تائید کی اور حضرت موسی علیہ السلام کو فرعونی سازش کے بارے میں اطلاع دی:
(وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى قَالَ يَامُوسَى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَاور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا اور بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ میں تمہارا خیر خواہ ہوں) اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے علاوہ بنی اسرائیل بلکہ بعض فرعونی اراکین کو بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا علم تھا۔ایسے ہی امام مہدی کے مہدی ہونے کے بارے میں خاندان اور ساتھیوں کے علاوہ اس زمانے میں امام مہدی کے مخالفین اور ان کو گرفتار کرنے والے بادشاہ کو بھی ان کے مہدی ہونے کا علم ہوگا، لیکن پھر بھی ظلماً گرفتار کرے گا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ امام مہدی کے تمام اہل وعیال کو گرفتار کیا جائے گا۔

ساتویں دلیل: صحیح بخاری کے ایک طویل حدیث میں ہے کہ ہر قل روم کو نبی کریم ﷺ کا خط مبارک ملنے سے پہلے اس کو اپنے علم نجوم کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ پیدا ہوا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قریبی رشتہ داروں کے علاوہ دنیا بھر کے مؤمن اور کافر سب کو ایک بڑی شخصیت کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو سکتا ہے۔جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے فرعون کو اپنے کاہنوں نے مصر کی بادشاہت کے خاتمے کی پیشن گوئی کی تھی اور اس بچے کی پیدائش کا بھی بتایا تھا، جس کے بعد ہزاروں بچوں کو قتل کیا گیا،

یہی پیشن گوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نمرود کو بھی اپنے کاہنوں نے کی تھی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں بھی کی گئی تھی۔

اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ کے قصہ اسلام میں ان کو آخری راہب نے عرب میں پیدا ہونے والے پیغمبر کی علامات بتائیں اور ان کے شہرِ ہجرت کی علامات کے علاوہ پیغمبر علیہ السلام کا زمانہ بھی بیان کیا تھا۔ ان دلائل اور واقعات کے علاوہ بیسیوں ایسے دلائل موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اولوالعزم شخصیات اور رسولوں، نبیوں، اولیاء کرام اور اللہ کے خاص بندوں کو بلکہ بعض اوقات عام لوگوں کو بھی پہلے سے اللہ تعالی کی طرف سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آنے والے زمانے میں فلاں شخصیت نبی یا ولی ہو سکتا ہے۔

اور اسی طرح انہیں خود بھی نبوت کی تربیت کے لیے کئی مراحل سے گزارتے ہوئے انہیں تیار کیا جاتا ہے اور ان کو اپنی نبوت اور ولایت کے بارے میں پہلے سے ظنی طور پر کچھ نہ کچھ اندازہ ہو ہی جاتا ہے۔

ظہورِ مہدی سے پہلے امام مہدی کو اپنے بارے میں علم

ظہورِ مہدی سے پہلے خود امام مہدی کو اپنے بارے میں علم ہو گا یا نہیں؟ اس بارے میں بظاہر کسی صریح روایت سے معلوم نہیں ہوتا کہ امام مہدی کو اپنے بارے میں علم ہو گا یا نہیں؟ تاہم دیگر اولوالعزم شخصیات کے بارے میں بیان کی گئی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ امام مہدی کو اپنے بارے میں مہدی ہونے کا علم ہو گا۔ جب کہ کسی صریح روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ کسی بھی شخصیت کو اپنے ظہور سے پہلے اپنے بارے میں اس عہدے کا قطعاً علم نہیں ہوتا۔

مگر اس سے یہ بالکل نہیں سمجھنا چاہیے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے امام مہدی کو یقینی طور پر اپنے مہدی ہونے کے بارے میں علم ہو گا۔ نہیں ہر گز نہیں۔ ہماری یہ مراد بالکل نہیں۔ بلکہ

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ امام مہدی کے بارے میں جس طرح دیگر لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کے بارے غالب گمان ہوگا ایسے ہی انہیں بھی اپنے ظہور سے پہلے اپنے مہدی ہونے کے بارے میں گمان ہوگا، لیکن قطعی یقین کے بارے میں ہم نہیں کہہ سکتے۔

ذیل میں اس دعویٰ کے ثبوت کے لیے دلائل ذکر کیے جائیں گے کہ ظہورِ مہدی سے پہلے خود امام مہدی کو اپنے بارے میں مہدی ہونے کا علم ہوگا۔

پہلی دلیل: ولادت کے چوتھے سال جب آپ علیہ السلام مکہ مکرمہ سے دور دیہات میں اماں حلیمہ کے پاس زیر تربیت تھے، تو وہاں فرشتوں نے آپ علیہ السلام کے سینہ کو چھیر کر قلبِ اطہر کو نکالا اور ایک تھال میں رکھ دیا اور دھویا اور وہاں موجود ارد گرد فرشتوں سے کہا کہ یہ شیطان کے اثرات سے محفوظ ہوگیا۔ سارے رضاعی بھائی نے یہ قصہ رضاعی اماں کو بتا دیا اور اس دوران آپ کا رنگ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود آپ علیہ السلام کے سینہ مبارک پر سینے کے وہ نشانات دیکھے تھے۔ اس واقعے سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۱۔ بعثت کے بعد فرشتوں کو دیکھنے کے لیے بعثت سے پہلے بچپن میں تربیت کے لیے فرشتوں کی تشریف آوری۔ ۲۔ جبرئیل امین سے ملاقات کا ابھی سے عادی بنانا۔ ۳۔ شیطانی اثرات سے پاک ہونے اور بچوں کے سامنے آپ علیہ السلام کی ما فوق الفطرت تربیت کرنا۔ ۴۔ سینہ مبارک کا چھیر کر سی لینا اور خون سے لت پت ہو جانا، سونے کے چمکدار برتن میں دل کا رکھنا، دل کی سرجری کر کے گوشت کے چند ٹکڑوں کا نکالنا، دل کا دوبارہ سینا وغیرہ تمام مشاہدات آپ کے ذہن میں بچپن سے راسخ کرنے مقصود تھے، جو کبھی بھی بعثت سے پہلے کسی کے سامنے بولنے کے نہیں تھے مگر ان حالات کو یاد کر کے طویل غور و فکر کے اسباب باہم فراہم کر دیئے گئے۔

دوسری دلیل: ان حالات کو فراموش کیے بغیر آپ علیہ السلام کو بارہ سال کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کی طرف سفر کرنے کا موقع ملا، جہاں ایک بحیرہ نامی راہب سے ملاقات ہوئی، تو اس نے ابو طالب سے کہا کہ تمہارے خاندان کا یہ بچہ تمام انبیاء کا سردار ہو گا اور اس راہب نے یہ بھی کہا کہ آپ کو آتے ہوئے میں نے دیکھ لیا کہ پتھر اور درخت سب کے سب اس بچے کے سامنے سجدہ ریز تھے، لہذا اس بچے کو واپس مکہ لے جاو، ورنہ مجھے یہ ڈر ہے کہ رومی عیسائی اور یہودی اس کو دیکھ کر قتل کر دیں گے [سیرت ابن ہشام، ج ا ص ۱۸۱]

سیرتِ مطہرہ کی اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ بعثت سے پہلے وقتاً فوقتاً اللہ تعالی آپ کی رسالت کے لیے آپ کی ذہن سازی اور لوگوں کی تربیت فرما رہے تھے، جس سے دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو بھی اپنے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔

تیسری دلیل: چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ابھی تک وہ درخت اور پتھر معلوم ہیں جو نبوت ملنے سے پہلے مجھے سلام کرتے تھے۔

نبوت ملنے سے پہلے پتھر اور درختوں کا سلام پیش کرنا، بادلوں کا آپ ﷺ پر سایہ فگن ہونا اور اس کے علاوہ دیگر کئی امور کا واقع ہونا کیا اس پر واضح دلالت نہیں کرتا کہ آپ علیہ السلام کو اگرچہ اپنے نبی یا رسول ہونے کا یقینی قطعی علم نہیں تھا، چونکہ آپ علیہ السلام دینِ ابراہیمی پر عمل پیرا تھے اور نبوت سے پہلے بھی تمام صغائر کبائر سے منزہ اور پاک تھے، مگر امی ہونے کی وجہ سے رسالت اور نبوت کے متعلقات سے عدم واقفیت کی وجہ سے اگر یہ کہا جائے کہ آپ علیہ السلام کو عام انسانوں سے ہٹ کر نبی یا رسول ہونے کا یقین نہ تھا مگر ان تمام امور کو محسوس کرتے کرتے فطری طور پر آپ کی ذہن سازی ایک بڑی شخصیت کے طور پر ابھرنے کے لیے مکمل طور پر ہو چکی تھی۔ اسی طرح امام مہدی کو بھی اپنے اندر علامات اور دیگر خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے یہ اندازہ ضرور لگا ہو گا۔ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ

دیگراولوالعزم شخصیات کی طرح امام مہدی کو بھی اپنے بارے میں مہدی ہونے کا علم ہو گا۔

ایک حقیقت: امام مہدی کے بارے میں دوسرے لوگوں سے پہلے خود انہیں اپنے بارے میں مہدی ہونے کا غالب گمان ہو گا کیونکہ آپ ہی جب مجتہد کے مرتبے پر فائز ہوں گے تو دیگر احادیث کی طرح امام مہدی سے متعلق احادیث اور امام مہدی کی صفات پڑھ کر ان صفات کو اپنے اندر محسوس کریں گے۔ پھر سیاہ جھنڈوں سے تعلق اور خراسان کا سفر کر کے وہاں سے جزیرۃ العرب آنا وغیرہ امور کی وجہ سے یہ احساس گمان کا درجہ پائے گا۔

لیکن جب جزیرۃ العرب میں ظالم بادشاہ آپ کے گھر والوں کو اور دیگر تمام اہل خانہ کو پکڑ کر قید و بند کی سزائیں دیں گے اور آپ کے ساتھی بھی اس دوران قتل ہوں گے تو یہ گمان آگے بڑھ کر مزید قوی ہو جائے گا۔

جیل سے نکلنا اور اس کے بعد لوگوں میں آپ کی شہرت ہو جانا اور خاندان کی ظلم و ستم کی کہانیاں زبان زد عام ہو جانا ایسے امور ہوں گے جن کی وجہ سے یہ یقین کے زمرے تک پہنچ جانی شروع ہو گی۔ مگر اس کے بعد بھی دنیا بھر کے قوی علماء میں آپ کا شمار ہونے اور مہدویت کی علامات کا احساس ہونے کے بعد اگرچہ بعض لوگوں کو اس کا اندازہ ہو گا لیکن آپ خود کو امام مہدی نہیں کہیں گے بلکہ امام مہدی کا ایک ادنی سپاہی اور اس کا مددگار یا انصاری کہنا پسند کریں گے۔تاہم پیدائشی صفات کو اپنے اندر دیکھتے ہوئے اور زمانے کا ادراک کرتے ہوئے آپ کو ایک اشارۂ ربانی کا انتظار ضرور ہو گا۔

خلاصہ کلام:

بیعت سے پہلے امام مہدی کو خود اپنے مہدی ہونے کے بارے میں اور دوسرے لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کے بارے میں علم نہیں ہو گا، بلکہ اچانک رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان علمائے کرام انہیں پہچان کر ان کے ہاتھوں بیعت کریں گے لیکن گذشتہ سطور

میں یہ بات تفصیل سے بیان کی گئی کہ کسی بڑی شخصیت کے بیعت سے پہلے یا کسی نبی کی بعثت سے پہلے خود انہیں بھی کچھ نہ کچھ علم ضرور ہوتا ہے اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی اس شخصیت کے علامات کی وجہ سے غیر قطعی طور پر علم ضرور ہوتا ہے۔